احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

روزنامہ
الفضل

C.P.L 29 ٹیلی فون نمبر 213029

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
Web:http://www.alfazal.com
Email:editor@alfazal.com

پیر 21 جون 2004ء، 2جمادی الاول 1425 ہجری - 21 احسان 1383 ہش جلد 54-89 نمبر 136

پیر 21 جون 2004ء

خدا کا کلام سچا ہے

حضرت ابو سعید خدریؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور کہا کہ میرے بھائی کا پیٹ خراب ہے۔ فرمایا اس کو شہد پلاؤ۔ وہ دوبارہ آیا اور کہا کہ اس کا پیٹ پہلے سے زیادہ خراب ہوگیا ہے۔ آپؐ نے فرمایا خدا نے سچ کہا تیرے بھائی کا پیٹ جھوٹا ہے۔

(صحیح بخاری کتاب الطب باب دواء المبطون حدیث نمبر:5277)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

میرا یہ مذہب ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خالص کلام لعل کی طرح چمکتی ہے لیکن بایں ہمہ قرآن شریف آپ کی خالص کلام سے بالکل الگ اور ممتاز نظر آتا ہے اس کی وجہ کیا ہے۔

ہر چیز کے مراتب ہوتے ہیں۔ مثلاً کپڑا ہے۔ تو کھدر، ململ اور خاصہ لٹھا محض کپڑا ہونے کی حیثیت سے تو کپڑا ہی ہیں اور اس لحاظ سے کہ وہ سفید ہیں۔ بظاہر ایک مساوات رکھتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں اور ریشم بھی سفید ہوتا ہے، لیکن کیا ہر آدمی نہیں جانتا کہ ان سب میں جدا جدا مراتب ہیں اور ان میں فرق پایا جاتا ہے۔

۔ گر حفظ مراتب نہ کنی زندیقی

پس جس طرح پر ہم سب اشیاء میں ایک امتیاز اور فرق دیکھتے ہیں۔ اسی طرح کلام میں بھی مدارج اور مراتب ہوتے ہیں جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کلام جو دوسرے انسانوں کے کلام سے بالاتر اور عظمت اپنے اندر رکھتا ہے اور ہر ایک پہلو سے اعجازی حدود تک پہنچتا ہے، لیکن خدا تعالیٰ کے برابر وہ بھی نہیں، تو پھر اور کوئی کلام کیونکر اس سے مقابلہ کرسکتا ہے۔

یہ تو موٹی اور بدیہی بات ہے کہ جس سے سمجھ میں آسکتا ہے کہ قرآن شریف معجزہ ہے، لیکن اس کے سوا اور بھی بہت سے وجوہ اعجاز ہیں۔ خدا تعالیٰ کا کلام اس قدر خوبیوں کا مجموعہ ہے جو پہلی کسی کتاب میں نہیں پائی جاتی ہیں۔ خاتم النبیین کا لفظ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر بولا گیا ہے۔ بجائے خود چاہتا ہے اور بالطبع اسی لفظ میں یہ رکھا گیا ہے کہ وہ کتاب جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی ہے، وہ بھی خاتم الکتب ہو اور سارے کمالات اس میں موجود ہوں اور حقیقت میں وہ کمالات اس میں موجود ہیں۔

کیونکہ کلام الٰہی کے نزول کا عام قاعدہ اور اصول یہ ہے کہ جس قدر قوت قدسی اور کمال باطنی اس شخص کا ہوتا ہے۔ اسی قدر قوت اور شوکت اس کلام کی ہوتی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسی اور کمال باطنی چونکہ اعلیٰ سے اعلیٰ درجہ کا تھا جس سے بڑھ کر کسی انسان کا نہ کبھی ہوا اور نہ آئندہ ہوگا، اس لئے قرآن شریف بھی تمام پہلی کتابوں اور صحائف سے اس اعلیٰ مقام اور مرتبہ پر واقع ہوا ہے، جہاں تک کوئی دوسرا کلام نہیں پہنچا۔ کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی استعداد اور قوت قدسی سب سے بڑھی ہوئی تھی اور تمام مقامات کمال آپؐ پر ختم ہوچکے تھے اور آپؐ انتہائی نقطہ پر پہنچے ہوئے تھے۔ اس مقام پر قرآن شریف جو آپؐ پر نازل ہوا کمال کو پہنچا ہوا ہے اور جیسے نبوت کے کمالات آپؐ پر ختم ہوگئے اسی طرح پر اعجاز کلام کے کمالات قرآن شریف پر ختم ہوگئے۔ آپؐ خاتم النبیین ٹھہرے اور آپ کی کتاب خاتم الکتب ٹھہری۔ جس قدر مراتب اور وجوہ اعجاز کلام کے ہوسکتے ہیں۔ ان سب کے اعتبار سے آپؐ کی کتاب انتہائی نقطہ پر پہنچی ہوئی ہے۔

یعنی کیا باعتبار فصاحت و بلاغت، کیا باعتبار ترتیب مضامین، کیا باعتبار تعلیم، کیا باعتبار کمالات ثمرات تعلیم۔ غرض جس پہلو سے دیکھو اسی پہلو سے قرآن شریف کا کمال نظر آتا ہے اور اس کا اعجاز ثابت ہوتا ہے اور یہی وجہ ہے کہ قرآن شریف نے کسی خاص امر کی نظیر نہیں مانگی، بلکہ عام طور پر نظیر طلب کی ہے۔ یعنی جس پہلو سے چاہو مقابلہ کرو۔ خواہ بلحاظ فصاحت و بلاغت، خواہ بلحاظ مطالب و مقاصد، خواہ بلحاظ تعلیم، خواہ بلحاظ پیشگوئیوں اور غیب کے جو قرآن شریف میں موجود ہیں۔ غرض کسی رنگ میں دیکھو، یہ معجزہ ہے۔

(ملفوظات جلد دوم ص 26)

طاہر ہومیو کلینک بند رہے گا

طاہر ہومیو پیتھک ریسرچ انسٹیٹیوٹ ربوہ یکم جولائی بروز جمعرات تا 23 جولائی بروز جمعۃ المبارک بند رہے گا۔ احباب مطلع رہیں۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان)

مرسلہ: سید قمر سلیمان احمد صاحب

ہیپاٹائٹس بی اور سی سے بچاؤ کا ایک نسخہ

ہمارے ایک مربی صاحب کو Hepatitis-C تھا انہوں درج ذیل نسخہ استعمال کیا تو خدا کے فضل سے بیماری بالکل ختم ہوگئی۔ افادۂ عام کے لئے نسخہ پیش خدمت ہے۔

بیان کی گئی ہدایات کے مطابق تین ماہ تک استعمال کریں۔

1-Carduce Mariyans Q

5-6 قطرے ایک گھونٹ پانی میں ملا کر دن میں تین مرتبہ۔

2-Sulpher 30

صبح دوپہر شام دو دو گولیاں یا قطرے

3- Bryunia 200

روزانہ رات سوتے وقت 2 گولیاں یا قطرے

4- Chilidonium 200

روزانہ رات کو 2 گولیاں یا قطرے برائی اونیا سے ادل بدل کر

5- Hepatitis 200

ہفتہ میں تین خوراکیں 2 گولیاں یا قطرے فی خوراک۔

پرہیز۔ پانی ابال کر استعمال کریں۔ بڑا گوشت، انڈا، مچھلی، گرم مصالحہ جات، چائے، گھی یا آئیل، سرخ مرچ، اور تیز نمک کا استعمال بند کریں۔ ابلی ہوئی سبزیاں، کالی مرچ ہلکا نمک ڈال کر استعمال کریں۔

دعوت الی اللہ کے سنہری گر

125

پر حکمت نصائح
ایمان افروز واقعات

مرتبہ: عبدالستار خان صاحب

امر بالمعروف و نہی عن المنکر

حضرت ابوزر غفاریؓ کو اپنے علاقہ میں خبر ملی کہ مکہ میں کسی شخص نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے تو انہوں نے اپنے بھائی کو تحقیق کے لئے مکہ بھیجا اس نے آ کر بتایا کہ وہ شخص نیکیوں کی تعلیم دیتا ہے اور برائیوں سے روکتا ہے مگر اس قدر مجمل بیان سے ان کی تسلی نہ ہوئی اور خود مکہ پہنچ گئے۔ حضرت علیؓ کے ساتھ خفیہ طور پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اسلام قبول کر لیا۔

(صحیح بخاری کتاب المناقب باب اسلام ابی ذر حدیث نمبر 3572)

والیۂ بھوپال کے نام خط

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے 16 ستمبر 1914ء کو نواب سلطان جہاں بیگم والیۂ بھوپال کے نام دعوت الی اللہ کا ایک خط لکھ کر حضرت میاں معراج دین صاحب عمر کے ہاتھ بھیجا اور اس میں حضرت مسیح موعود کے اس نشان کا خاص طور پر تذکرہ کیا جو بھوپال میں نواب صدیق حسن خان کی ذات سے پورا ہوا۔ اور یہ پیشکش کی کہ اگر وہ چاہیں تو علماء سلسلہ کو چند روز کے لئے بھوپال بھجوا دیا جائے تا وہ سلسلہ کے مفصل حالات آپ کے سامنے رکھ سکیں۔

(تاریخ احمدیت جلد چہارم ص 161)

کیا آپ تیار ہیں تو آج ہی رابطہ کیجئے: اپنے نام، پتہ، جماعت، تعلیم اور شعبۂ مہارت کے ساتھ
بذریعہ قلم: ایم ٹی اے انٹرنیشنل پاکستان سٹوڈیوز ربوہ
بذریعہ ای میل: burhanraja79@hotmail.com- pakistan@mta.tv
بذریعہ ٹیلیفون: 04524-212630-212281 بذریعہ فیکس: 04524-212398

محبوب جہاں

نورِ ایمان سے دنیا میں سویرا کر دے
دورِ مسرور میں یا رب یہ کرشمہ کر دے

وہ جسے تو نے چنا دیں کی امامت کے لئے
اس کی تدبیر کو تقدیر سے یکجا کر دے

جس سے وابستہ ہے ...... کی عظمت مولیٰ
اُس کی عظمت کو نشانوں سے ہویدا کر دے

جس کے ہر کام میں ہے نصرتِ باری کی جھلک
اس کے قدموں کو تو ہمدوشِ ثریا کر دے

جس کے سینہ میں ہوا نورِ سماوی کا نزول
اس کے انوار سے ہر دل میں اجالا کر دے

تو چنے جس کو وہ بن جاتا ہے محبوبِ جہاں
اپنے پیارے کو ہر اک آنکھ کا تارا کر دے

تو ہے جب ساتھ تو پھر ساتھ ہے سارا عالم
ساری دنیا پہ تو ظاہر یہ نظارہ کر دے

روز روشن میں بھی جن آنکھوں میں کچھ نور نہیں
اپنی رحمت سے خدایا انہیں بینا کر دے

تیرا انعام ہے یا رب یہ خلافت کی قبا
تو جسے چاہے عطا خلعتِ زیبا کر دے

انتخاب اپنا تو ہے تیری رضا کا مظہر
کور چشموں پہ بھی یہ نکتہ ہویدا کر دے

عطاء المجیب راشد

پبلشر آغا سیف اللہ، پرنٹر سلطان احمد ڈوگر مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دار النصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے پچاس پیسے

حضرت صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب کی کامیاب انسان دوست شخصیت

ان کی عظیم شخصیت میں ایک خاص وقار، عظمت، سادگی، گرمجوشی اور ملاطفت تھی

مکرم ڈاکٹر کریم اللہ زیروی صاحب۔ امریکہ

حضرت صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب (المعروف ایم ایم احمد) 22/ جولائی 2002ء کو امریکہ میں وفات پاگئے۔ صاحبزادہ صاحب کو دینی اور دنیوی امور میں اللہ تعالیٰ نے عظیم الشان کامیابیوں سے نوازا۔

بطور امیر جماعت احمدیہ امریکہ انہوں نے جماعت کو شبانہ روز دعا اور محنت کے ساتھ اعلیٰ منصوبہ بندی سے تنظیمی اور مالی طور پر مستحکم کیا۔ ان کے دور میں امریکن جماعت کو نمایاں کامیابیاں ملیں جن میں ایک یہ بھی تھی کہ تحریک جدید اور وقف جدید کی قربانیوں میں جماعت احمدیہ امریکہ دنیا کے سب ممالک سے آگے نکل گئی۔ دینی اور دنیوی زندگی میں اعلیٰ کامیابی کے باوجود انہوں نے بڑی سادہ زندگی گزاری۔ ان کی شخصیت میں ایک خاص وقار اور عظمت تھی۔ ان کے ملاقاتی ان کی سادگی، گرم جوشی اور ملاطفت سے بخوبی واقف تھے۔

1967ء تا 1972ء بلکہ اس سے بھی پہلے میاں صاحب حکومت پاکستان میں اعلیٰ عہدوں پر تعینات تھے۔ پرنٹ میڈیا اور ریڈیو پر ان کی خبریں آتی تھیں۔ مارچ 1969ء سے دسمبر 1971ء تک وہ صدر پاکستان جنرل یحییٰ خاں کے مشیر اعلیٰ تھے۔ 1971ء میں خاکسار پاکستان کونسل آف سائنٹفک اینڈ انڈسٹریل ریسرچ لیبارٹریز میں سینئر ریسرچ آفیسر تھا تو ان دنوں میں نے میاں صاحب سے ان کے اسلام آباد آفس میں ملاقات کا وقت لیا۔ جب میں وہاں پہنچا تو علم ہوا کہ وہ ایران روانہ ہو چکے تھے۔ محمد رضا شاہ پہلوی شاہ ایران نے جنرل یحییٰ خان کو شیراز کے نزدیک پرسی پلیس میں شاہی تقریب میں شرکت کے لئے دعوت دی تھی۔ اس تقریب کا مقصد اپنے آپ کو قدیم ایرانی شہنشاہیت کا وارث قرار دینا تھا۔ جنرل یحییٰ خان نے میاں صاحب کو بھی ساتھ چلنے کا کہا۔ سو انہیں کم وقت میں تیاری کرنا پڑی۔ اس طرح خاکسار کی ملاقات نہ ہو سکی۔ 1972ء میں مجھے شیراز یونیورسٹی میں ملازمت مل گئی۔ وہاں سے میں نے خیموں کا حیران کن شہر دیکھا جو شاہ ایران نے پرسی پلیس میں ان تقریبات کے لئے خصوصی طور پر بنایا تھا۔ میں نے وہ خوبصورت خیمے بھی دیکھے جہاں جنرل یحییٰ اور ان کے رفقاء نے قیام کیا تھا۔ میاں صاحب سے میری ملاقات 1978ء میں ہوئی جب میں نے ایران سے امریکہ نقل مکانی کی اور لوئیزویل (Louisvelle KY) جانے سے پہلے دو ماہ واشنگٹن میں ٹھہرا تھا۔ ان دنوں میاں صاحب ورلڈ بنک کے ایگزیکٹو ڈائریکٹر تھے اور ڈیویلپمنٹ کمیٹی کے سیکرٹری بھی تھے۔ وہ بیت فضل میں نماز جمعہ اور جماعت کی دیگر مجالس میں باقاعدگی سے شریک ہوا کرتے۔ اتنے بڑے عہدوں پر فائز اور حضرت مسیح موعود کا پوتا ہونے کے باوجود وہ جماعتی کاموں میں ایک عام فرد کے طور پر شرکت کرتے۔ جب میں نے انہیں پہلی بار دیکھا تو بہت متاثر ہوا وہ ایک دراز قد، خوش شکل، خوش پوش، پُروقار اور مؤثر شخصیت کے مالک اور جاذب نظر وجاہت والی شخصیت تھے۔ ان سے مخاطب ہونے میں حجاب ہوتا۔ لیکن جو بھی ان سے بات کرتا ان کی سادگی اور بردباری سے متاثر ہوتا۔ ان کی بات چیت یا ذاتی تعلق میں کبھی بھی حضرت مسیح موعود کے پوتے ہونے کے فخر کا اظہار نہ ہوتا۔ خاکسار ملاقات میں ان کے خلوص سے بہت متاثر تھا۔ میاں صاحب سے میری دوبارہ ملاقات 1979ء میں ہوئی جب انہوں نے میرے برادر نسبتی ڈاکٹر مجیب الرحمٰن ملک ابن حضرت ملک سیف الرحمٰن صاحب مفتی سلسلہ آف ہیمپٹن ورجینیا (Hampton, Virginia) کی بیت الفضل میں منعقدہ شادی کی تقریب میں شرکت کی۔ 1982ء میں میں نے یونیورسٹی آف میڈیسن اینڈ ڈینٹسٹری نیوجرسی میں بطور اسسٹنٹ پروفیسر کام شروع کیا اسی سال جماعت کا سالانہ جلسہ نیوجرسی میں منعقد ہوا۔ اس طرح مجھے میاں صاحب کو ملنے اور سننے کا موقعہ ملا۔ اس جلسہ کی ایک خاص بات مجھے یاد ہے کہ جلسہ کے دوران ایک وقفہ میں ڈاکٹر مسعود ملک صاحب صدر مجلس انصار اللہ امریکہ نے انصار کا اجلاس بلایا۔ اجلاس کے دوران میاں صاحب بھی دیگر انصار کی طرح شامل ہوئے۔ موضوع زیر بحث تھا کہ کس کو جلسہ سالانہ ربوہ میں شرکت کے لئے مجلس انصار اللہ امریکہ کے نمائندہ کے طور پر مجلس کے خرچ پہ بھیجا جائے۔ ایک رائے یہ بھی تھی کہ مجلس کی مالی حالت کے پیش نظر خرچ اتنا کیوں برداشت کیا جائے۔ میاں صاحب اس رائے کے حق میں تھے کہ نمائندہ ربوہ بھیجا جائے۔ اور پھر یہی فیصلہ ہوا۔ جلسہ سالانہ کے بعد مجھے بار ہا مختلف موقعوں اور تقاریب میں میاں صاحب سے بطور فرد جماعت اور عہدیدار ملاقات کا موقعہ ملتا رہا۔

مجھے نیشنل مجلس عاملہ کی میٹنگز میں جو محترم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب (مرحوم) امیر جماعت امریکہ کی صدارت میں ہوئیں مختلف معاملات کا تجربہ ہوا۔ میاں صاحب بھی ان میں شرکت فرماتے اور شیخ صاحب کی بطور امیر جماعت عزت اور تکریم کا پورا لحاظ رکھتے۔ محترم شیخ مبارک احمد صاحب بھی میاں صاحب کی رائے کو بہت وزن دیتے اور جماعتی امور میں ان سے بالعموم مشورہ کرتے۔ مجلس شوریٰ کے موقع پر شیخ صاحب فنانس سب کمیٹی کا چیئرمین ہمیشہ میاں صاحب کو نامزد فرماتے۔

1989ء میں دورہ امریکہ کے موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے حضرت میاں صاحب کو جماعتہائے احمدیہ امریکہ کا امیر نامزد فرمایا۔ تادم آخر آپ خدمت کے اس عظیم منصب پر فائز رہے۔ اس دوران اللہ کے فضل سے خاکسار کو میاں صاحب کے دور امارات میں بطور صدر مجلس انصار اللہ، سیکرٹری احمدیہ میڈیکل ایسوسی ایشن، پریذیڈنٹ احمدیہ سائنٹسٹ ایسوسی ایشن، ایڈیشنل چیئرمین بورڈ آف ایجوکیشن اینڈ اکنامک ایڈوانسمنٹ افریقن امریکن یوتھ اور نیشنل سیکرٹری تعلیم کام کرنے کا موقع ملا۔ یہاں خاکسار ان بعض واقعات اور تجربات کا تذکرہ کرنا چاہتا ہے جن سے میاں صاحب کی قائدانہ صلاحیتوں، ان کی شخصیت، دل و دماغ اور دیگر استعدادوں مثلاً دوسروں کو متحرک کرنے یا ان کی رائے کو وزن دینے کا اظہار ہوتا ہے۔

بیت الرحمٰن کی تعمیر

میاں صاحب کی امارت کے دور کی ایک بڑی کامیابی بیت الرحمٰن کی تعمیر ہے۔ تعمیر کے دوران تمام اہم مراحل میں آپ نے پوری توجہ سے رہنمائی فرمائی۔ مجلس عاملہ کی ایک اہم میٹنگ میں انہوں نے سنگ مرمر کے مختلف نمونے ممبران کو دکھائے اور بیت الرحمٰن کی تزئین کے پیش نظر ممبران کی رائے لی کہ کون سا پتھر بہتر رہے گا۔ اسی میٹنگ میں قالین کے رنگ کا بھی فیصلہ ہوا۔ چونکہ نارتھ جرسی جماعت کے ایک دوست منور صاحب قالینوں کا کاروبار کرتے تھے اس لئے خاکسار نے ان سے قالین خریدنے کی رائے دی۔ میاں صاحب نے اس کو ملحوظ رکھنے پر رضامندی کا اظہار کیا اور تفصیلی مشورہ کے بعد سبز رنگ کے دو نمونوں کا انتخاب کیا۔

میاں صاحب کی بہت خواہش تھی کہ بیت الرحمٰن کی شروع سے لے کر آخر تک تعمیر کی تاریخ مرتب کی جائے۔ جس میں بالخصوص ان غیر معمولی مالی قربانیوں کو ریکارڈ کیا جائے جو امریکن جماعت کے ڈاکٹروں نے پیش کیں۔ انہوں نے یہ کام مبشر احمد صاحب مربی سلسلہ کو دیا۔ خاکسار احمدیہ میڈیکل ایسوسی ایشن امریکہ کا سیکرٹری تھا اس لئے بیت الرحمٰن پراجیکٹ کے لئے احمدی ڈاکٹروں کی مالی پیشکشوں کا ریکارڈ میں نے مبشر صاحب کو دیا۔ بیت الرحمٰن کا افتتاح حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے 14/ اکتوبر 1994ء کو جمعہ پڑھا کر فرمایا تھا۔

رسالہ النحل اور دیگر مطبوعات

خاکسار جس عرصے میں مجلس انصار اللہ امریکہ کا صدر تھا ہمارے سہ ماہی رسالہ النحل کے کئی خصوصی ایڈیشن شائع ہوئے۔ ان میں حضرت ڈاکٹر مفتی محمد صادق نمبر، چاند سورج گرہن پیشگوئی نمبر اور اسلامی اصول کی فلاسفی نمبر قابل ذکر ہیں۔ میرا طریق تھا کہ اشاعت سے قبل میاں صاحب کو مسودہ دکھاتا کیونکہ ان کے مفید مشوروں سے رسالہ میں بہتری لائی جاتی تھی مثلاً حضرت ڈاکٹر مفتی محمد صادق صاحب نمبر کے لئے انہوں نے فرمایا کہ ڈاکٹر مظفر احمد ظفر صاحب نائب امیر سے ''امریکہ میں احمدیت'' کے موضوع پر مضمون لکھوایا جائے۔ چنانچہ انہوں نے اس سلسلے میں ''مفتی محمد صادق صاحب۔ امریکہ میں پہلے (احمدیہ) مشنری۔ ایک تاریخی جائزہ'' مضمون لکھا جس کو شامل اشاعت کرنے سے رسالہ بہت بہتر ہو گیا۔ رسالہ کا خلافت نمبر شائع کرنے کے موقع پر میری بڑی خواہش تھی کہ میاں صاحب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے بارے میں ذاتی معلومات اور تجربات پر مبنی ایک مضمون لکھیں۔ چنانچہ انہوں نے ''حضرت مصلح موعود کی یاد کے قیمتی موتی'' مضمون لکھا جو النحل کے قارئین نے بہت پسند کیا۔ بعد ازاں اس کا اردو ترجمہ امیر صاحب کے برادر اصغر محترم صاحبزادہ مرزا مجید احمد صاحب نے روزنامہ الفضل ربوہ میں شائع کیا۔ میاں صاحب کو النحل پسند تھا اور جب بھی نیا پرچہ انہیں پیش کیا جاتا وہ مسرت کا اظہار فرماتے۔ ایک دفعہ نیشنل عاملہ میٹنگ میں تجویز پیش ہوئی کہ احمدیہ گزٹ کی ایک خصوصی اشاعت پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام نمبر شائع کی جائے۔ میاں صاحب نے فرمایا کہ مجلس انصار اللہ یہ نمبر اپنے رسالہ النحل کا شائع کرے۔ شائع ہونے پر میاں صاحب کو یہ نمبر بہت پسند آیا اور انہوں نے اس کی ایک کاپی حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی خدمت میں ارسال

لی۔آپ ہمیشہ رسالہ النحل کی کاپی حضور کی خدمت میں دعا کی درخواست کے ساتھ بھجوایا کرتے۔اور جواب آنے پر نقل خاکسار کو بھیجتے۔

مجلس انصاراللہ نے نمازوں کا ایک چارٹ تیار کرنے کا فیصلہ کیا۔ تیار کرنے پر میں نے اسے میاں صاحب کی منظوری کے لئے بھیجا۔انہوں نے چارٹ کا بغور مطالعہ کیا اور بہتر بنانے کے لئے کئی ایک تجاویز دیں۔انہوں نے یہ بھی لکھا کہ شائع کرنے سے قبل چارٹ مبشر احمد صاحب مربی سلسلہ کو بھی دکھایا جائے۔ چنانچہ مبشر احمد صاحب نے بھی اس کا جائزہ لیا۔اس طرح نہایت عمدہ چارٹ تیار ہو گیا۔ جب یہ چارٹ حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت میں بھیجا گیا تو حضور نے برطانیہ کے سیکرٹری تربیت کو فرمایا کہ وہ یو۔کے جماعت کے لئے بھی یہ چارٹ حاصل کرلیں۔چنانچہ انہوں نے 500 چارٹ خریدے۔اسی طرح میں نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی روزمرہ کی زندگی کے بارے میں ایک سو احادیث پر مشتمل کتاب Words of Wisdom کا مسودہ تیار کیا تو میاں صاحب کی خدمت میں بھیجا۔میاں صاحب نے گہرا تنقیدی جائزہ لینے کے بعد ریمارکس کے ساتھ واپس کیا اور یہ بھی فرمایا کہ اس میں وہ احادیث بھی شامل کی جائیں جو عورتوں سے حسن سلوک اور خانگی زندگی کے بارے میں ہوں۔ چنانچہ یہ سب کچھ کرنے کے بعد خاکسار نے مسودہ میاں صاحب کو دوبارہ پیش کیا تو وہ ان دنوں لندن جلسہ میں شرکت کے لئے تیاری میں مصروف تھے سودہ مسودہ ساتھ ہی لے گئے۔وہاں انہوں نے اس بارے میں مجھ سے بات کی اور پوچھا کہ میں نے کتاب کا نام 141 Traditions of Holly Prophet کیوں رکھا اور کہا میرے ذہن میں کوئی متبادل ٹائٹل بھی تھا میں نے وضاحت کی کوئی اور ٹائٹل تو ذہن میں نہیں اور انہیں ہی درخواست کردی کہ کتاب کا ٹائٹل عنایت کریں۔انہوں نے اس بارے میں غور کرنے کا وعدہ کرلیا۔جلسہ کے بعد خاکسار تو واپس آ گیا لیکن میاں صاحب مزید قیام کے لئے لندن ہی ٹھہر گئے۔ایک ہفتہ بعد میں مجھے مسودہ سعید ملک صاحب کی معرفت مل گیا۔ مجھے حیرانی ہوئی کہ نہ صرف میاں صاحب نے مسودہ کا خود جائزہ لیا بلکہ مولانا عطاء المجیب راشد صاحب امام بیت لندن سے بھی نظر ثانی کروائی۔ان جائزوں کے باعث نہ صرف یہ کہ مواد بہت بہتر ہو گیا بلکہ مرکز سے اس کی اشاعت کی منظوری بھی جلد مل گئی۔ میاں صاحب نے کتاب کا نام Words of Wisdom تجویز کیا۔

مجھے سائنسی تحقیقی مضامین لکھنے کا تو کچھ تجربہ تھا لیکن مذہب کے بارے میں کبھی نہ لکھا تھا۔چنانچہ بڑی جھجک کے ساتھ میں نے کتاب Welcome to Ahmadiyyat کے 170 صفحات کا مسودہ تیار کیا اور میاں صاحب کی خدمت میں برائے ملاحظہ وتبصرہ بھیج دیا۔میاں صاحب نے حوصلہ افزائی فرمائی اور کہا کہ پراجیکٹ جاری رکھیں انہوں نے پورے مسودے کو بغور پڑھا اور اپنے ریمارکس کے ساتھ مجھے واپس کیا اور کہا کہ میں تمام مربیان کرام سے بھی اس بارے میں مشورہ کرلوں۔ میں نے ایسے ہی کیا۔ چنانچہ مسودہ بہت بہتر ہو گیا۔ مرکز سے منظوری بہرحال ایک مرحلہ تھا۔ میاں صاحب نے بھرپور سفارش کی لیکن جب لندن سے تنقیدی تبصرہ آیا تو میں نے سمجھا کہ اب کتاب پر مزید پیش رفت نہ ہو سکے گی میاں صاحب نے نہ صرف مرکز کی ہدایات کے مطابق کتاب کو بہتر بنانے کی تجاویز دیں بلکہ مسودہ کو دوبارہ مرکز میں برائے جائزہ اور منظوری بھیج دیا۔کتاب کے بارے میں آخری تذکرہ ان کے یکم اکتوبر 2001ء کے خط میں ہے۔ انہوں نے لکھا "کتاب Welcome to Ahmadiyyat میں آج کل بیمار ہوں لیکن چوہدری حمیداللہ صاحب وکیل اعلیٰ کی خدمت میں ریویو کے لئے بھیجتا ہوں۔ چوہدری صاحب اور منیرالدین شمس صاحب کی ہدایات پر عمل کے بعد بھیجیں۔23/دسمبر 2000ء کا خط بھی منسلک ہونا چاہئے تھا یا ریویو مکمل ہوتا۔ ایم ایم احمد امیر جماعت امریکہ"۔

میاں صاحب نے ازراہ نوازش دونوں کتابوں Words of Wisdom اور Welcome to Ahmadiyyat کا پیش لفظ خود لکھا۔ میاں صاحب کا علمی ذوق بلند تھا۔ اور علمی کام میں بہت دلچسپی لیتے۔ان کی نگرانی میں جماعت نے سووینئرز شائع کیے۔ان میں Around the World (۔) کا سووینئر بھی شامل ہے۔ یہ رسالہ بیت الرحمٰن کے افتتاح کے موقع پر شائع ہوا۔اسی سال جماعت احمدیہ امریکہ کا پچاسواں جلسہ سالانہ بھی ہوا اور پاکستان کا پچاسواں جشن آزادی بھی منایا گیا۔

مجلس انصاراللہ

90 کی دہائی کے شروع میں امریکہ کی مجلس انصاراللہ فعال نہ تھی۔ اسے فعال کرنے میں میاں صاحب نے ذاتی دلچسپی لینا شروع کی۔ وہ خود سالانہ اجتماع میں شرکت کے لئے نیویارک تشریف لائے۔ حاضرین سے خطاب کیا اور صدر مجلس کا انتخاب کروایا۔ نئے عہدیداروں کو ہدایات بھی دیں۔ چنانچہ اس طرح انہوں نے مجلس میں نئی روح پھونک دی۔ میاں صاحب کی قائدانہ صلاحیتوں کے ساتھ رہنمائی اور عہدیداروں کی انتھک مساعی سے مجلس اپنے موجودہ مقام کو پہنچی ہے۔ اس کی ایک مثال دیتا ہوں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے مجلس انصاراللہ کو انصاراللہ ہال بنانے کی اجازت نہ دی اور فرمایا کہ اگر امیر صاحب لکھیں اور ہال کی ضرورت کو ثابت کریں تو اس معاملہ پر نظر ثانی ہو سکتی ہے۔ میاں صاحب نے ہال کی تجویز کو زندہ رکھا اور مجھے ارشاد فرمایا کہ امریکہ میں انصاراللہ ہال کی ضرورت پر تفصیلاً لکھوں۔ چنانچہ میاں صاحب نے حضور کی خدمت میں خط لکھ کر تجویز کی بھرپور سفارش کی اور جو ضرورت بیان کی گئی تھی اس سے اپنے خط میں پورے اتفاق کا اظہار کیا اللہ تعالیٰ کے فضل سے تجویز کو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی منظوری حاصل ہو گئی۔

مختلف انجمنوں کا قیام

امیر صاحب نے امریکہ میں کئی ایک انجمنیں قائم کرنے میں مدد کی مثلاً احمدیہ میڈیکل ایسوسی ایشن (AMMA) اور احمدیہ سائنٹسٹس ایسوسی ایشن (AMSA) پھر ان کے فروغ کے لئے ہمیشہ تعاون فرمایا۔ میڈیکل ایسوسی ایشن کا جب بھی انتخاب ہوتا خود انتخاب کرواتے اور جب بھی صدر صاحب درخواست کرتے امیر صاحب مدد دیتے۔(AMMA) کو میاں صاحب کا تعاون ہمیشہ حاصل رہا۔ اور اس کے کارکنان کو ان کی رہنمائی ملتی رہی ان کی امارت کے دوران (AMMA) نے میڈیکل سپلائیز گیمبیا، لائبیریا اور سیرالیون روانہ کیں۔ کئی ایک امریکن ڈاکٹر اور ڈینٹسٹ حضرات ان ممالک میں گئے۔ علاوہ ازیں (AMMA) نے فضل عمر ہسپتال ربوہ کے لئے میڈیکل مشینیں اور نقد عطیات بھی پیش کئے۔

طاہر احمدیہ ایلیمنٹری سکول

کئی مواقع پر مجلس شوریٰ کے نمائندوں نے امریکہ میں جماعت احمدیہ کے اپنے ایک سکول کے قیام میں گہری دلچسپی کا اظہار کیا تھا۔ اس خواہش کے احترام میں میاں صاحب نے ایک کمیٹی قائم کی کہ امریکہ میں ایک پرائمری سکول کے حسن و قبح پر غور کرے۔ مجھے کمیٹی کا چیئرمین مقرر فرمایا۔ کمیٹی نے گہری نظر سے ایک نئے سکول کے امکان قیام کا جائزہ لیا۔ جس میں دنیوی علوم کے ساتھ دینی تعلیم بھی دی جائے۔ تقریباً ایک سال کی تحقیق کے بعد کمیٹی نے سکول پراجیکٹ پر اپنی رپورٹ نیشنل مجلس عاملہ کو پیش کی۔ میاں صاحب نے مجلس عاملہ کے ساتھ مشورہ کے بعد اس تجویز کی سفارشات کو مان لیا اور Milwaukee شہر میں ایسے سکول کے قیام کی منظوری عنایت فرمائی۔ جب سکول مکمل گیا تو میں نے امیر صاحب کو اس کا نام رکھنے کی گزارش کی۔ انہوں نے مجھے فون پر بات کرنے کا پیغام بھیجا۔ میاں صاحب کی رائے یہ تھی کہ نام سادہ ہو اور احمدیہ ایلیمنٹری سکول ہو۔ میں نے عرض کیا کہ انہیں منظور ہو تو طاہر احمدیہ ایلیمنٹری سکول رکھ لیا جاوے۔ میاں صاحب نے منظوری دے دی اور سکول کا یہ نام رکھ دیا گیا۔ خدا کے فضل سے سکول قائم ہوئے دو سال ہو چکے ہیں جو کامیابی سے چل رہا ہے۔

تعلیمی وظائف، گرانٹ اور قرضے

میاں صاحب نے احمدی طلباء کے لئے تعلیمی وظائف، گرانٹ اور قرضوں کا پروگرام جاری کیا۔ پہلے سال میں دس ہزار ڈالر کے وظائف اور گرانٹ جاری کی گئی۔ بعد ازاں امیر صاحب نے از خود ان کو ہر سال بڑھانا شروع کر دیا۔ چنانچہ یہ رقم بڑھ کر 1999ء میں 20 ہزار ڈالر، 2000ء میں 40 ہزار ڈالر، 2001ء میں 80 ہزار ڈالر اور 2002ء میں ایک لاکھ ڈالر تک ہو گئی۔ میاں صاحب نے درخواستوں کا جائزہ لینے کے لئے ایک کمیٹی قائم کرنے کا ارادہ کیا۔ مجھے ممبران تجویز کرنے کو کہا۔ میں نے لسٹ میں دو ایسے ممبران بھی تجویز کر دیئے جو ایک ہی خاندان سے تعلق رکھتے تھے۔ میاں صاحب نے ان میں سے ایک نام لے لیا اور فرمایا کہ دونوں خواہ کتنے ہی لائق اور موزوں کیوں نہ ہوں ایک ہی خاندان کے افراد نہیں ہونے چاہئیں۔ وہ چاہتے تھے کہ کمیٹی کی دیانت میں فرق نہ آئے۔ اور ممبران ایک دوسرے سے غلط رنگ میں متاثر نہ ہوں۔ بطور امیر میاں صاحب کو جماعت کے مفاد میں فیصلے کرنے کا پورا اختیار تھا لیکن وہ ہمیشہ مختلف افراد سے مشورہ کرتے اور ان کی دیانتدارانہ رائے اور مشورہ کا پورا لحاظ کرتے ہوئے فیصلہ فرماتے۔ مثلاً جب انہوں نے تعلیمی امدادی رقم چالیس ہزار ڈالر سے بڑھا کر اسی ہزار ڈالر کی تو انہوں نے یہ بھی فیصلہ کیا کہ اس رقم کا نصف بطور قرضہ حسنہ دیا جائے گا۔ پچھلے سال کے درخواست دہندگان کے حالات کے پیش نظر میری رائے یہ تھی کہ ان میں سے بیشتر گرانٹ کے مستحق ہیں نہ کہ قرضہ کے۔ چنانچہ میں نے میاں صاحب کو فیصلہ پر نظر ثانی کرنے کی گزارش کی۔ انہوں نے مجھے اس مسئلہ پر ان سے الگ بات کرنے کو کہا۔ بعد ازاں خاکسار نے وضاحت کرتے ہوئے چوتھائی حصہ کو بطور قرضہ حسنہ دینے کی سفارش کی۔ ان کا خیال تھا کہ یہ رقم بہت کم ہے۔ زیادہ ہونی چاہئے۔ تا واپسی پر مستقبل میں مزید طلباء کی مدد کی جا سکے۔ میں نے کہا کہ چلیں 30% قرضہ ہو جائے اور 70% گرانٹ۔ انہوں نے اس تجویز کو مان لیا اور 50% قرضہ حسنہ پر اصرار نہ کیا۔ اس طرح خاکسار کی رائے کو بغیر کسی ہچکچاہٹ کے پذیرائی بخشی۔

جماعتی میٹنگز

نیشنل عاملہ کی میٹنگ ہوتی یا مجلس شوریٰ کا اجلاس۔ میاں صاحب بہت آہستگی سے اور محبت بھرے انداز میں بات کرتے۔ بعض اوقات ایسی بات کرتے کہ حاضرین کھلکھلا اٹھتے۔ لیکن ماحول کا وقار ہمیشہ برقرار رہتا۔ میاں صاحب فراخ دل تھے۔ دوسروں کی رائے کا ہمیشہ لحاظ کرتے۔ دوسرے کی رائے کو جلد قبول فرماتے۔ خواہ ان کی ذاتی رائے کے خلاف ہوتی۔ ہاں جماعتی مفاد کا پورا خیال رکھتے۔ آخری عمر میں بھی حافظہ بہت اچھا تھا۔ کسی مسئلہ پر بھی بحث کے دوران اس کا پورا پس منظر ان کے ذہن میں ہوتا۔ گہری نظر تھی چنانچہ پیچیدہ جماعتی معاملات کو عمدگی سے حل کر دیتے اس کے باوجود فیصلہ دینے میں پوری احتیاط فرماتے۔ سب متعلقہ افراد کے مشورہ کو سنتے پھر فیصلہ کا تجزیہ کرتے اور فیصلہ دیتے۔

باقی صفحہ 6 پر

ہومیوپیتھی طریقہ علاج کی فلاسفی، بنیادی اصول، عمومی ہدایات اور قیمتی نکات

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی کتاب ہومیو پیتھی یعنی علاج بالمثل سے ماخوذ

مرتبہ: ہومیوڈاکٹر محمد اسلم سجاد صاحب

ہومیوپیتھی میں ٹکسالی نسخے نہیں چل سکتے

''ہومیوپیتھی میں کوئی بھی ٹکسالی کا نسخہ ہمیشہ نہیں چل سکتا۔ سب سے اہم بات یہ ہے کہ کچھ دیر کے لئے بیماری کو بھول کر مریض کو دیکھ کر اس کی ذاتی علامتوں کو پیش نظر رکھیں۔ گرمی اور سردی کی دوائیں ذہن میں الگ الگ رکھنی چاہئیں۔ اس کا بہت فائدہ ہوتا ہے۔ مثلاً اگر مریض کی طبیعت گرم ہے تو اسے ٹھنڈی دوائیں دینے سے فائدہ کی بجائے نقصان ہوتا ہے۔ مریض کے مزاج کے رُخ اچھی طرح ذہن میں رکھنے چاہئیں کہ کون سا ایسا مریض ہے جس کو گرمی نقصان پہنچاتی ہے یا سردی سے تکلیف بڑھتی ہے یا حرکت نقصان پہنچاتی ہے اور آرام سے تکلیف بڑھتی ہے۔ اگر یہ چیزیں ذہن نشین ہوں تو مریض سے بات کرتے ہوئے مرض سے ہٹ کر مریض کی طرف توجہ دی جاسکتی ہے۔ اگر روزمرہ کی مصروفیت کی وجہ سے وقت نہ ملے تو مرض کے حوالے سے دوائیں دی جاتی ہیں۔ میں بھی ہمیشہ وقت کی کمی کی وجہ سے ایسے ہی نسخوں کی تلاش میں رہا جن سے جلد فائدہ ہو جائے۔ لمبے تجربے کے پیش نظر احتیاط سے بنائے ہوئے یہ نسخے اکثر صورتوں میں کام آ جاتے ہیں لیکن جو مریض باقی رہ جائیں ان کے بارہ میں مذکورہ بالا طریق اختیار کرنا لازم ہے۔'' (صفحہ xiii`xii)

ایک سے زائد دواؤں کی ضرورت

''اگر کیمومیلا کا مریض ہو اور بعض علامتیں کیمومیلا کی نہ ہوں تو عین ممکن ہے کہ وہ معین بیماری ٹھیک نہ ہو کیونکہ ہر دوا کا ایک آدمی کے مزاج کے سو فیصد مطابق ہونا ضروری نہیں۔ انسانی جسم بہت ہی وسیع اور بہت پیچیدہ نظام رکھتا ہے اس لئے بعض دفعہ ایک دوا کے بعد اور دواؤں کی ضرورت بھی پڑتی ہے۔'' (صفحہ:270)

جلدی بیماریوں کا علاج

''اگر جلدی بیماریاں تیز دواؤں سے دبا دی جائیں تو بالعموم رحمی جھلیوں پر یا انتڑیوں پر یا غدودوں پر حملہ آور ہو جاتی ہیں اور بعض دفعہ نہایت سنگین صورت اختیار کر لیتی ہیں۔ اگر لبلبہ (Pancreas) پر ان کا حملہ ہو تو ایسے مریض کو سخت قسم کی ذیابیطس ہو جاتی ہے۔ اونچی طاقت میں رسٹاکس کی ایک ہی خوراک اندرونی تکلیفوں کو فوراً رفع کرتی ہے مگر اس صورت میں پرانے ایگزیما کو جلد پر ضرور اچھال دیتی ہے۔...... بعض مریض ذیابیطس ٹھیک ہونے سے اتنا مطمئن نہیں ہوتے جتنا ایگزیما دیکھ کر گھبرا جاتے ہیں۔ حالانکہ اگر وہ صبر سے کام لیں تو بسا اوقات رسٹاکس ہی سے اس جلدی بیماری کا علاج بھی ہو جاتا ہے جو خود اس نے باہر نکال دی ہو اور وہی اس کا مکمل صفایا بھی کر دیتی ہے مگر شروع میں ایگزیما ایک دفعہ ضرور بھڑکتا ہے اور پھر آہستہ آہستہ کم ہونے لگتا ہے۔'' (صفحہ:709)

علاج اور خوراک کی ہم آہنگی

''سپونجیا کی ایک دلچسپ علامت یہ ہے کہ میٹھا کھانے سے گلا خراب ہو جاتا ہے۔ 30 کی طاقت میں سپونجیا فائدہ دیتی ہے۔ اس دوران میٹھی چیزوں سے پرہیز کریں۔ چند دنوں کے بعد میٹھا کھا کر دیکھنا چاہئے کہ فرق پڑا ہے یا نہیں۔ اگر فرق نہ پڑے تو پھر 200 طاقت استعمال کرنی چاہئے۔'' (صفحہ:767)

مزاج اور اونچی طاقت دوا

''وہ بیماری جو انسانی مزاج پر مستقلاً اثر انداز ہو چکی ہو اس میں دوا اونچی طاقت میں دینی چاہئے لیکن دوائیں عموماً 30 طاقت میں شروع کرانا محفوظ طریقہ ہے۔'' (صفحہ:791)

اونچی طاقت ادویات کا دہرانا

''کینسر میں خواہ وہ کسی جگہ کا ہو بہت اونچی طاقت حسب ضرورت جلد بھی دہرائی جاسکتی ہے لیکن اگر پہلی خوراک کا فائدہ جاری ہو تو بے وجہ جلد نہیں دہرانی چاہئے۔'' (صفحہ:685)

امراض اور دواؤں کی طاقت

''ہورا برازیل...... ہومیوپیتھک معالجین اسے 6 کی طاقت میں استعمال کرتے ہیں لیکن میرا تجربہ ہے کہ جو دوا 6 کی طاقت میں کام کرے وہ 30 اور 200 میں بھی کام کرتی ہے بلکہ زیادہ اچھا اثر دکھاتی ہے۔ ہوسکتا ہے کہ معالجین نے اسے 6 طاقت میں ہی مفید پایا ہو کیونکہ بعض امراض ایسے ہیں جن میں دوا کی طاقتوں کا بھی تعلق ہوتا ہے اور وہی کام آتی ہیں۔ اس لئے تجربہ کرنا چاہئے اور یہ بات نوٹ کرنی چاہئے کہ کس بیماری میں کونسی طاقت کی دوا زیادہ مفید ثابت ہوتی ہے۔'' (صفحہ:443)

اونچی طاقت کے نقصانات

ہیپر سلف بہت گہری دوا ہے۔ اگر اچانک شدید بیماری کا حملہ ہو تو اونچی طاقت میں دینے سے فائدہ ہوتا ہے اور بار بار اونچی طاقت میں دینا بھی نقصان دہ نہیں۔ ایک ہزار طاقت میں بیماری کی شدت توڑنے کے لئے ایک دن میں دوبار بھی دی جاسکتی ہے لیکن جب مرض قابو میں آ جائے تو پھر وقفہ بڑھانا لازم ہے...... اگر بیماری طویل ہو جائے تو ایسی مزمن حالت میں یہ توقع نہیں رکھنی چاہئے کہ مریض اونچی طاقت سے آناً فاناً ٹھیک ہوسکتا ہے۔ پرانے مرض میں سارے جسم کے نظام میں گہری تبدیلیوں کی ضرورت ہوتی ہے جو فوری طور پر پیدا نہیں ہوسکتیں۔ اگر جسم کا دفاعی نظام کمزور ہو چکا ہو اور مریض میں مقابلہ کی طاقت بہت کمزور ہو چکی ہو تو اونچی طاقت میں دوا دینے سے شدید ردعمل کا خطرہ ہوتا ہے جو جان لیوا بھی ثابت ہوسکتا ہے۔'' (صفحہ:440)

آہستہ اثر والی دواؤں کا لمبا استعمال

''چونکہ فلورک ایسڈ آہستہ آہستہ اثر کرتا ہے اس لئے ایسے مریضوں کو فلورک ایسڈ دے کر جلد یہ دوا تبدیل نہیں کرنی چاہئے۔ اگر مریض کی حالت مزید خراب ہونے سے رک جائے اور ٹھہر جائے اور کچھ کچھ فرق پڑنے لگے تو اس دوا کو جو آہستہ آہستہ اثر کرنے والی ہو اسے لمبے عرصہ تک اثر دکھانے کا موقع دینا چاہئے کیونکہ صبر سے دو تین مہینے تک استعمال کرنے سے بہت خوشگوار علامتیں ظاہر ہو جاتی ہیں۔ صرف یہ خیال رکھنا ضروری ہے کہ اس دوا کے استعمال کے دوران مریض کی حالت مزید بگڑے نہیں بلکہ بہتری کی طرف مائل رہے۔'' (صفحہ:392)

آہستہ بڑھنے والی بیماری کا چھوٹی طاقت سے علاج

''آہستہ آہستہ بڑھنے والی بیماریوں کو زیادہ اونچی طاقت سے فائدہ نہیں پہنچے گا ان میں عموماً یہ اصول اپنا لینا چاہئے کہ چھوٹی طاقت میں لمبے عرصہ تک دوائیں دیتے رہیں۔ اور پھر کچھ عرصہ کے بعد طاقت بڑھاتے رہیں۔ میں نے ڈیجی ٹیلس کو عموماً تیس طاقت میں ہی استعمال کرایا ہے۔ اس سے زیادہ بڑی پوٹینسی کے استعمال کی ضرورت پیش نہیں آئی۔ لیکن اگر کسی مرض میں کچھ فائدہ کے بعد افاقہ رک جائے تو پھر طاقت بڑھا کر دیکھنا چاہئے۔'' (صفحہ 352-353)

مزمن امراض کا علاج

''کاربوویج کی ایک اور اہم بنیادی علامت یہ ہے کہ یہ جسم کو کالی کارب کے لئے تیار کرتی ہے۔ کالی کارب میں بہت سی علامتیں کاربوویج سے ملتی ہیں لیکن کاربوویج اپنے اثرات کے لحاظ سے بہت نرم دوا ہے جبکہ کالی کارب بہت سخت ردعمل دکھاتی ہے۔ چونکہ کالی کارب کی اکثر بیماریاں مزمن ہوتی ہیں اور اگر براہ راست کالی کارب سے ہی علاج شروع کیا جائے تو خطرہ ہوتا ہے کہ بہت شدید ردعمل پیدا ہو جائے گا۔ اس لئے کالی کارب سے پہلے کاربوویج دینی چاہئے خصوصاً ہاتھ پاؤں اور کلائی کے جوڑوں کے درد میں علاج کا آغاز کاربوویج سے کرنا چاہئے۔'' (صفحہ:244)

مزاجی دوا میں وقفہ

''چونکہ کلکیریا کو مزاجی دوا کے طور پر لمبے عرصہ تک دینا پڑتا ہے اس لئے مسلسل دیتے چلے جانے کی بجائے وقفے ڈال ڈال کر دینا بہتر ہے۔ کبھی دیں اور کبھی روک لیں۔ مریض کے ٹھیک ہونے کے بعد بھی چھ ماہ تک یہی عمل جاری رکھنے میں کوئی حرج نہیں۔''

(صفحہ:198)

مزاجی دواؤں کا مستقل استعمال

''گہری اور مزاج سے مطابقت رکھنے والی دوائیں جو انسانی جسم کی تعمیر میں نمایاں کردار ادا کرسکتی

ہیں اگر مناسب وقفوں کے ساتھ مستقل استعمال کی جائیں تو یہ علاج وقت تو لے گا مگر بہت مفید اور دیرپا اثرات کا حامل ہوگا اور ہر بیماری کا الگ الگ علاج کرنے کی ضرورت پیش نہیں آئے گی۔ مریض بحیثیت مجموعی شفا پا جاتا ہے۔" (صفحہ:192)

زود حس مریض کا علاج

"بعض مریضوں کے ردعمل کی حس بہت تیز ہوتی ہے۔ ہومیو دوائیں ہومیو پیتھک اثر دکھانے کی بجائے اس اصل زہر کی علامتیں اس مریض میں پیدا کر دیتی ہیں جس زہر سے وہ ہومیو پیتھک دوا بنائی گئی تھی۔ جو دوائی بھی دیں اس کی علامتیں مریض میں ظاہر ہونے لگتی ہیں۔ اس پہلو سے اس کو احتیاط سے دوا دینی پڑتی ہے اور دوا کی طاقت کم کرنی پڑتی ہے لیکن ان کی اس زود حسی کا علاج بھی ضروری ہے۔" (صفحہ:139)

علاج اور پرہیز

"ہومیو پیتھی طریق علاج میں خوراک کے بارے میں کوئی خاص پابندی نہیں ہے کہ کیا کھایا جائے اور کیا نہ کھایا جائے۔ ہومیو پیتھی دوائیں ہر قسم کی خوراک کھانے کے باوجود مکمل اثر دکھاتی ہیں اور کسی قسم کا خلل واقع نہیں ہوتا۔ لیکن یہ بھی حقیقت ہے کہ ہر مریض کو ایسی غذا کے استعمال سے پرہیز کرنا چاہئے جس سے اس کی تکلیف میں اضافہ ہو جاتا ہو اور وہ اس کے مزاج سے موافقت نہ رکھتی ہو۔ اس کا فیصلہ طبیب سے بڑھ کر مریض خود کر سکتا ہے۔" (صفحہ:xvii)

دوائی ہاتھ پر ڈال کر کھانا

"بعض ہومیو پیتھک معالجین اصرار کرتے ہیں کہ دوا ہاتھ کی بجائے کاغذ پر ڈال کر کھانی چاہئے ورنہ اس کا اثر ضائع ہو جائے گا۔ حالانکہ عام طور پر ہاتھ منہ سے زیادہ صاف ہوتے ہیں اور منہ میں کئی قسم کی آلائشوں کی تہیں چڑھی ہوتی ہیں۔ اگر منہ دوا کے اثر کو قبول کر سکتا ہے تو پھر ہاتھ پر ڈال کر کھانے سے کیا فرق پڑ سکتا ہے۔ اگر کاغذ پر ڈالی جائے تو کاغذ پر بھی تو آلودگی ہوتی ہے۔ عام خوردنی نمک کی ہومیو پیتھک پوٹینسی کو نیٹرم میور (Natrum Mur) کہا جاتا ہے۔ منہ میں پہلے ہی اتنی مقدار میں نمک موجود ہوتا ہے کہ اس کی ہومیو پیتھک خوراک کھائی جائے تو ایسا ہی ہے جیسے نمک کی کان میں نمکین پانی کا معمولی سا قطرہ ڈال دیا جائے لیکن اس کے باوجود اثر ہوتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اس اثر کا مادی ذرات سے تعلق نہیں ہوتا۔ دوا بناتے ہوئے جب محلول میں سے اصل مادہ بالکل غائب ہو جاتا ہے تو اس کے اندر محض اس کی ایک یاد سی باقی رہ جاتی ہے جو منہ میں یا خون میں شامل ہو کر اپنا اثر ضرور دکھاتی ہے اور روح اس پیغام کو سمجھ لیتی ہے۔ دراصل خدا تعالیٰ نے یاد کا ایک ایسا نظام بنا رکھا ہے کہ جو کبھی نہیں مٹتا۔ یہ ایک روحانی نظام ہے جس کا مادے سے بھی ایک تعلق ہے۔" (صفحہ xvii`xvi)

بقیہ صفحہ 4

میاں صاحب تمام جماعت بالخصوص نوجوانوں کی دینی اور اخلاقی تربیت میں گہری دلچسپی لیتے۔ چنانچہ جلسہ سالانہ ہوتا یا انصار اور خدام کے اجتماعات وہ اپنے خطاب میں احباب جماعت کی مذہبی اور اخلاقی تربیت پر خاص زور دیتے۔ اپنی تقریر کو قرآن وحدیث، ملفوظات حضرت مسیح موعود اور ارشادات خلفاء احمدیت کے حوالوں سے مزین فرماتے۔ میاں صاحب بالعموم زبانی باتوں کی بنیاد پر فیصلہ نہ دیتے۔ ہر اہم معاملہ پر بحث اور فیصلہ کا تحریری ریکارڈ رکھتے چنانچہ ان کے دورامارت کے تحریری ریکارڈ کا جائزہ لے کر مورخ سب فیصلوں کی کنہ کو پا سکتا ہے۔ اس لحاظ سے اس دور کی جماعتی ترقی کا پورا ریکارڈ مہیا ہے۔ سو جب بھی جماعت ہائے احمدیہ امریکہ کی تاریخ مرتب کی گئی 1989ء تا 2002ء کے دور کے لئے کچھ مشکل نہ پڑے گی۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرت صاحبزادہ ایم ایم احمد صاحب مرحوم کی انسانی اور جماعتی خدمات کو قبول فرمائے اور انہیں جنت الفردوس میں بلند ترین درجات سے نوازے۔ آمین

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ

مسل نمبر 36698 میں رشید احمد ولد چوہدری محمد اسماعیل صاحب قوم جٹ اٹھوال پیشہ زمیندارہ عمر 64 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالیمن غربی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکرہ آج بتاریخ 13-1-2004 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی قیمت موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ زرعی اراضی رقبہ 3 ایکڑ واقع کوٹ امیر شاہ ضلع جھنگ مالیتی -/450000 روپے۔ مکان رقبہ ایک کنال واقع دارالیمن غربی ربوہ مالیتی -/10,00000 روپے اس وقت مجھے مبلغ -/60000 روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد رشید احمد ولد چوہدری محمد اسماعیل صاحب دارالیمن غربی ربوہ گواہ شد نمبر 1 عطاء الرحمٰن ولد فضل الرحمٰن دارالیمن غربی ربوہ گواہ شد نمبر 2 مقصود احمد ولد چوہدری نذیر احمد دارالیمن غربی ربوہ

مسل نمبر 36699 میں طیبہ طاہرہ زوجہ آصف محمود قریشی قوم قریشی پیشہ خانہ داری عمر 42 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالصدر غربی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکرہ آج بتاریخ 6-1-2004 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی قیمت موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ طلائی زیورات مالیتی -/74000 روپے۔ حق مہر وصول شدہ -/10,000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ طیبہ طاہرہ زوجہ آصف محمود قریشی دارالصدر غربی ربوہ گواہ شد نمبر 1 محمد ارشد قریشی وصیت نمبر 16032 گواہ شد نمبر 2 آصف محمود قریشی خاوند موصیہ

مسل نمبر 36700 میں مظفر احمد ولد چوہدری مجید احمد قوم آرائیں پیشہ طالب علمی BCS عمر 23 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالرحمت وسطی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکرہ آج بتاریخ 20-11-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد مظفر احمد ولد چوہدری مجید احمد دارالرحمت وسطی ربوہ گواہ شد نمبر 1 مقبول احمد مبشر برادر موصی گواہ شد نمبر 2 ممتاز احمد ولد چوہدری بشیر احمد لاہور

مسل نمبر 36701 میں شاہد نواز ولد محمد نواز قوم بیٹ پیشہ طالب علمی عمر 15 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن فیکٹری ایریا ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکرہ آج بتاریخ 22-1-2004 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد شاہد نواز ولد محمد نواز فیکٹری ایریا ربوہ گواہ شد نمبر 1 ریاض احمد بچہ ولد عبداللہ خان فیکٹری ایریا ربوہ گواہ شد نمبر 2 چوہدری منور احمد قمر ولد چوہدری صادق احمد فیکٹری ایریا ربوہ

مسل نمبر 36702 میں عطیہ النور بنت مظفر احمد قوم راجپوت پیشہ طالب علمی عمر 22 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن واپڈا ٹاؤن لاہور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکرہ آج بتاریخ 21-10-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ عطیہ النور بنت مظفر احمد واپڈا ٹاؤن لاہور گواہ شد نمبر 1 مظفر احمد والد موصیہ گواہ شد نمبر 2 ممتاز احمد ولد چوہدری بشیر احمد واپڈا ٹاؤن لاہور

مسل نمبر 36703 میں ندرت احمد بنت مظفر احمد قوم راجپوت پیشہ طالب علمی عمر 21 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن واپڈا ٹاؤن لاہور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکرہ آج بتاریخ 4-9-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ ندرت احمد بنت مظفر احمد واپڈا ٹاؤن لاہور گواہ شد نمبر 1 مظفر احمد والد موصیہ گواہ شد نمبر 2 ممتاز احمد ولد چوہدری بشیر احمد واپڈا ٹاؤن لاہور

مسل نمبر 36704 میں فائزہ احمد بنت مظفر احمد قوم راجپوت پیشہ طالب علمی عمر 16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن واپڈا ٹاؤن لاہور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 4-9-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ فائزہ احمد بنت مظفر احمد واپڈا ٹاؤن لاہور گواہ شد نمبر 1 مظفر احمد والد موصیہ گواہ شد نمبر 2 ممتاز احمد ولد چوہدری بشیر احمد واپڈا ٹاؤن لاہور

مسل نمبر 36705 میں محمد سلیم ولد محمد ارشاد قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر 23 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن رحمان پورہ لاہور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 1-12-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/4000 روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد محمد سلیم ولد محمد ارشاد رحمان پورہ لاہور گواہ شد نمبر 1 نصر اللہ محمود بلوچ رحمان پورہ لاہور گواہ شد نمبر 2 محمد افضل طاہر ولد مولانا محمد اشرف ناصر رحمان پورہ لاہور

مسل نمبر 36706 میں سعیدہ ظفر بیوہ ظفر کریم اعوان قوم اعوان پیشہ خانہ داری عمر 58 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن اسلام آباد بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 10-8-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔نقد رقم -/900000 روپے۔ طلائی زیورات مالیتی -/42500 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/9500 روپے ماہوار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ سعیدہ ظفر بیوہ ظفر کریم اعوان اسلام آباد گواہ شد نمبر 1 رضوان احمد ولد چوہدری محمد شریف اسلام آباد گواہ شد نمبر 2 ظفر اللہ بن رشید ولد رشید احمد بھٹی ناصر آباد شرقی ربوہ

مسل نمبر 36707 میں وجاہت احمد ولد چوہدری بشارت احمد قوم آرائیں پیشہ طالب علمی عمر 16 سال 6 ماہ بیعت پیدائشی احمدی ساکن اسلام آباد بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 30-12-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد وجاہت احمد ولد چوہدری بشارت احمد اسلام آباد گواہ شد نمبر 1 چوہدری بشارت احمد والد موصی گواہ شد نمبر 2 حنیف احمد محمو وصیت نمبر 20932

مسل نمبر 36708 میں تہمینہ الیاس احمد زوجہ احمد ندیم قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر 23 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن رحیم یار خان بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 13-12-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔طلائی زیورات وزنی 50 تولے مالیتی -/380000 روپے۔حق مہر بذمہ خاوند محترم -/100000 روپے۔اس وقت مجھے مبلغ -/2000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ تہمینہ الیاس احمد زوجہ احمد ندیم رحیم یار خان گواہ شد نمبر 1 احمد ندیم خاوند موصیہ گواہ شد نمبر 2 نعیم الرشید

داخلے جاری ہیں
انگلش لینگویج کورس TOEFL
IELTS کمپیوٹر کورسز
I.C.S کی ایڈوانس تیاری
MACLS کالج روڈ فون نمبر: 212088

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

نکاح

مکرم ارشاد احمد خان صاحب یوسف زئی مربی سلسلہ M.T.A ربوہ لکھتے ہیں۔ خاکسار کے چھوٹے بھائی مکرم طفیل احمد خان صاحب ابن محترم سلطان شیر صاحب مرحوم حال Betzdorf جرمنی کا نکاح مورخہ 13 جون 2004ء کو محترمہ ربانیہ احمد صاحبہ بنت محترم طاہر احمد صاحب حال Hilden جرمنی کے ساتھ بعوض حق مہر چھ ہزار یورو محترم شیخ سجاد احمد صاحب مربی سلسلہ نے بیت السلام دارالعلوم غربی ربوہ میں پڑھا۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کیلئے ہر لحاظ سے بابرکت کرے۔

سانحہ ارتحال

مکرم سید راشد رحیم صاحب ایڈووکیٹ لاہور کی والدہ محترمہ زاہدہ بیگم صاحبہ مورخہ 16 مارچ 2004ء کو بعمر 83 سال وفات پاگئیں۔ مرحومہ خان صاحب فرزند علی خان کی بھانجی تھیں ان کی تدفین مورخہ 17 مارچ 2004ء کو احمدیہ قبرستان ہانڈو گجر لاہور میں ہوئی۔ مرحومہ محترمہ امتہ الحفیظ بیگم صاحبہ کی بڑی ہمشیرہ اور محترمہ سیدہ مزنہ طاہر صاحبہ کی دادی تھیں۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل سے نوازے۔آمین

اعلان دار القضاء

مکرم مرزا حبیب الدین بابت ترکہ مبارکہ بیگم صاحبہ

مکرم مرزا حبیب الدین صاحب نے درخواست دی ہے کہ میری والدہ مرحومہ محترمہ مبارکہ بیگم صاحبہ بیوہ مکرم واحد حسین گیانی صاحب مرحوم بقضائے الٰہی وفات پا چکی ہیں قطعہ نمبر 4/7 واقع دارالصدر غربی الف ربوہ میں سے رقبہ ایک کنال والدہ مرحومہ کے نام الاٹ شدہ ہے یہ مکان ان کے حقیقی بیٹے صلاح الدین مرزا صاحب کے نام منتقل کر دیا جائے دیگر ورثاء کو اس پر کوئی اعتراض نہیں جملہ ورثاء کی تفصیل درج ذیل ہے۔

(1) محترمہ امتہ الواحد صاحبہ (بیٹی)
(2) محترم محی الدین صاحب مرزا (بیٹا)
(3) محترمہ انیلہ مرزا صاحبہ (بیٹی)
(4) محترم صلاح الدین مرزا صاحب (بیٹا)
(5) محترمہ طیبہ مرزا صاحبہ (بیٹی)
(6) محترم حبیب الدین مرزا صاحب (بیٹا)
(7) محترمہ امتہ المتین صاحبہ (بیٹی)
(8) محترمہ آصفہ صاحبہ (بیٹی)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دفتر میں اطلاع دیں۔ (ناظم دار القضاء ربوہ)

ولادت

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم راجہ محمد احمد صاحب اور مکرمہ فائزہ احمد صاحبہ مقیم ہالینڈ کو ایک بیٹی کے بعد مورخہ 10 جون 2004ء کو بیٹے سے نوازا ہے۔حضور انور نے بچے کا نام ''راجہ محسن احمد'' عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم راجہ نصیر احمد ناصر صاحب ناظر اصلاح وارشاد کا پوتا اور مکرم ڈاکٹر راجہ نذیر احمد ظفر صاحب (مرحوم) کا نواسہ ہے اور وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت و سلامتی والی لمبی عمر عطا فرمائے۔ والدین کیلئے آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے۔ نیک اور خادم دین بنائے۔آمین

درخواست دعا

مکرم مظفر احمد شہزاد صاحب مربی سلسلہ دارالذکر مدینہ ٹاؤن فیصل آباد لکھتے ہیں۔ خاکسار اپنی اور اپنے تایا جان مکرم سعید احمد صاحب ولد حضرت میاں جان محمد صاحب رفیق حضرت مسیح موعود آف محمود آباد اسٹیٹ ضلع میرپور خاص و اہل خانہ کی طرف سے اپنے کزن مکرم شاہد احمد پرویز صاحب کی اچانک وفات پر تعزیت کے لئے تشریف لانے والے جملہ احباب کا تہ دل سے ممنون ہے جنہوں نے ہمارے پاس تشریف لا کر اس المناک حادثے پر افسوس کا اظہار کیا۔ اور ہمارے ساتھ ہر ممکن تعاون فرمایا اور ہمارے غم میں برابر کے شریک ہوئے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو بہترین جزائے خیر عطا فرمائے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور ہمارے خاندان کے تمام افراد کو صبر، حوصلے اور ہمت کے ساتھ اس غم کو برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین

یوم خلافت کے اجلاس

مکرم مبشر احمد ظفر صاحب مربی ضلع ملتان لکھتے ہیں۔ ضلع ملتان کی 6 جماعتوں میں یوم خلافت کے حوالے سے مورخہ 27 تا 31 مئی 2004ء اجلاسات کا انعقاد کیا گیا۔ جس میں 470۔افراد نے شریک ہو کر استفادہ کیا۔ مختلف مقررین نے خلافت کے موضوعات پر تقاریر کیں۔

درخواست دعا

مکرم انس احمد چیمہ صاحب لکھتے ہیں۔ میرے بھائی مکرم مظہر احمد چیمہ ابن مکرم مبشر احمد چیمہ صاحب چک نمبر 88 شمالی سرگودھا لندن میں بیمار ہیں۔ ان کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

خبریں

ربوہ میں طلوع وغروب 21 جون 2004ء	
طلوع فجر	3:20
طلوع آفتاب	5:00
زوال آفتاب	12:10
وقت عصر	5:11
غروب آفتاب	7:19
وقت عشاء	9:00

مطلوب کمانڈر نیک محمد 8۔افراد سمیت **ہلاک** پاکستانی سیکورٹی فورسز نے میزائل حملہ میں القاعدہ کے مبینہ غیر ملکی ارکان کو پناہ دینے کے الزام میں مطلوب کمانڈر نیک محمد اور اس کے 8 ساتھیوں کو ہلاک کر دیا۔ نیک محمد سیٹلائٹ پر گفتگو کر رہے تھے کہ جدید ترین آلات نے ان کے ٹھکانے کا سراغ لگا کر حملہ کر دیا۔ جاں بحق ہونے والوں میں میزبان ملک شیر زمان کے دو بیٹے بھی شامل ہیں۔ امریکی فوج نے کارروائی میں مدد دی۔ 4 قریبی ساتھی بدستور غائب ہیں۔ نماز جنازہ میں ہزاروں افراد نے شرکت کی۔ حکومت نے کہا ہے کہ معافی کی پیشکش موجود ہے نیک محمد نے دو بیویاں اور 4 بچے سوگوار چھوڑے ہیں۔

اپوزیشن کا پارلیمنٹ میں شدید احتجاج متحدہ مجلس عمل نے جنوبی وزیرستان میں جاری فوجی آپریشن اور کراچی میں پیپلز پارٹی کے رہنما منور سہروردی کے قتل کے خلاف شدید احتجاج کرتے ہوئے واک آؤٹ کیا اراکین پارلیمنٹ نے سینٹ اور قومی اسمبلی کی کارروائی کا بائیکاٹ کرتے ہوئے پارلیمنٹ کی بلڈنگ سے شاہراہ دستور تک احتجاجی مارچ کیا اور حکومت کے خلاف نعرہ بازی کی۔ منور سہروردی کے قتل کے خلاف حیدر آباد اور اندرون سندھ میں زبردست احتجاجی مظاہرے ہوئے۔ مشتعل افراد نے 2 بینکوں سمیت متعدد گاڑیوں کے شیشے توڑ دیئے۔

صوبائی وزیر صغریٰ امام مستعفی صوبائی وزیر سوشل ویلفیئر سیدہ صغریٰ امام نے صوبائی کابینہ سے استعفیٰ دے دیا ہے۔ اور وزیر اعلیٰ کی درخواست کے باوجود فیصلہ بدلنے سے انکار کیا۔

کالا باغ اور بھاشا ڈیم قومی اسمبلی میں آئندہ مالی سال کے بجٹ پر بحث جاری ہے۔ حکومتی ارکان نے کہا ہے کہ کالا باغ اور بھاشا ڈیم صدر کی وردی کے بغیر نہیں بن سکتے۔ پیپلز پارٹی اور ایم کیو ایم نے مخالفت کی ہے۔

مسئلہ کشمیر امریکہ نے کہا ہے کہ پاکستان اور بھارت مسئلہ کشمیر جلد حل کریں۔ بھارت میں امریکی سفیر نے کہا ہے کہ یہ مسئلہ جتنا جلد حل ہو جائے بہتر ہے امن کوششوں کے سلسلہ میں پوری دنیا نے واجپائی کے اقدامات کو سراہا ہے امریکہ کے دونوں ملکوں سے اچھے تعلقات ہیں۔

امریکہ کی حمایت نہ کی جائے اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کوفی عنان نے امریکہ پر شدید تنقید کرتے ہوئے کہا ہے کہ وہ عراقی قیدیوں کے ساتھ ناروا سلوک کے سکینڈل سے بچنے کے لئے اپنے فوجیوں کو عالمی عدالت سے مستثنیٰ قرار دیئے جانے کے لئے کوشاں ہے جو ایک غلط قدم ہے۔

لندن ٹوکیو کے بعد دنیا کا مہنگا ترین شہر دنیا کے 144 مختلف شہروں کے تجزیئے سے معلوم ہوا ہے کہ لندن دنیا کا دوسرا مہنگا ترین شہر ہے۔ رہائش اور سفر کے اخراجات اور ڈالر کے مقابلے میں پاؤنڈ کی قیمت لندن کو ساتویں مہنگے ترین شہر سے دوسرے نمبر پر لے آئی ہے۔ ایک سروے کے مطابق ٹوکیو دنیا کا پہلا مہنگا ترین شہر ہے۔ ماسکو مہنگائی کے اعتبار سے تیسرے نمبر پر ہے۔ جاپان کا شہر اوسا کا چوتھے نمبر پر اور ہانگ کانگ پانچویں نمبر پر ہے۔

اقصیٰ فیبرکس قدم بقدم
FIXED PRICE SHOP
کی طرف سے
جلسہ سالانہ UK مبارک
اقصیٰ چوک ربوہ

موسم برسات کی آمد آمد ہے گرمی دانوں اور پھنسی پھوڑوں سے بچنے کے لئے صندل کی گولیاں شادابی استعمال کریں۔ خون صاف کرتی ہے چہرہ کی رنگت کو نکھارتی ہے۔ قیمت -/20 روپے
تیار کردہ ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
فون نمبر 212434 فیکس 213966

سی پی ایل نمبر 29